نون ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

برادر ہفتہ

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۹

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۴ محرم ۱۳۹۲ھ ۱۱ امان ۱۳۵۱ ہش ۱۱ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۵۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق ۱۰ امان کی صبح کی رپورٹ یہ ہے کہ :۔

رات کچھ سر درد کی شکایت رہی۔ اس وقت قدرے آرام ہے۔ عام طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی مدد انتہائی قربانی پیش کرنے اور کربِ عظیم کے وقت صبر و ثبات دکھانے کے بعد نازل ہوتی ہے

وقتی ناکامی پر یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انتہائی قربانی اور ہر آزمائش کے وقت صبر و ثبات دکھانے کی توفیق عطا فرمائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش (۱۸ فروری ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ : مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم ۔ اے انچارج شعبہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں :۔

" وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؀ " (آل عمران : ۱۴۰)

" وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا " (طٰہٰ : ۱۱۲)

" وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ " (الحج : ۱۲)

" فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ؀ " (مریم : ۸۵)

اور پھر فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی نصرت اور مدد فرمائے گا اور دُنیا کی کوئی طاقت اور شیطان کا کوئی منصوبہ اُن کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نیک عمل کرو گے، مناسب حال عمل کرو گے تو نہ تمہیں یہ خوف باقی رہے گا کہ کوئی طاقت تم پر ظلم کر سکے اور نہ تمہیں یہ خطرہ رہے گا کہ تمہارے وہ حقوق جو تمہارے نیک اعمال کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق قائم ہوں گے اُن کو تلف کیا جائے گا۔ گویا نہ ظلم کا خطرہ باقی رہے گا اور نہ حق تلفی کا۔

تاہم اللہ تعالیٰ زبانی دعویٰ کو نہیں مانتا۔ زبان سے تو ہر وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے زبان دی ہے کوئی نہ کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔ اُس کے لئے دعویٰ کرنا محال نہیں ہے۔ لیکن اس کے دعویٰ میں کہاں تک صداقت ہے، یہ اس شخص کے عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ محض

زبانی دعویٰ بے فائدہ ہے

فلاح اور کامیابی پر منتج نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے دعویٰ ایمان بھی ہو اور عمل صالح بھی ہو اور نیک اعمال میں پختگی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا رشتہ بھی استوار ہو اور اس رشتہ میں وفا اور ثباتِ قدم بھی ہو۔ انسان تمام امتحانوں اور آزمائشوں پر پورا بھی اُترے تب انسان اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو حاصل کیا کرتا ہے اگر ایسا نہیں تو پھر صرف دعووں کے نتیجہ میں یہ عظیم نعمتیں کہ جن سے بڑھکر دُنیا میں اور کوئی نعمت نہیں، انسان کو نہیں مل کرتیں۔

چنانچہ مومن کی جو آزمائش کی جاتی ہے اور اس کا جو امتحان لیا جاتا ہے وہ ہمیں قرآن کریم میں کئی قسم کا نظر آتا ہے۔ قرآن کریم نے اس پر بہت روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً ایک امتحان قضا و قدر کی صورت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک امتحان شیطانی وساوس کے مقابلہ میں کمزور ایمان والوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوہ نہ بنانے اور پختہ ایمان والوں کا اس فتنہ کو دُور کرنے کی کوشش میں ہمیں نظر ایک امتحان منافق کے منافقانہ حملوں کا مقابلہ کرنے میں ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک امتحان کا ذکر منصوبے میں مومن کا لیا جاتا ہے کہ دُشمن اُسے اس دُنیا میں مٹا دینا چاہتا ہے۔

چنانچہ جہاں تک اس آخری امتحان کا تعلق ہے یعنی اسلام کا دشمن، اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو دُنیوی اور مادی طاقت کے ساتھ مٹا دینا چاہتا ہے، ایسے امتحان میں دیکھیں اکثر مثال دیا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد عصر کے وقت نازل ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک لمبا عرصہ ابتلاء میں، امتحان میں، دُکھ میں، کربِ عظیم میں اور مصیبت میں گذرتا ہے۔ انسان کو تکلیف سہنی پڑتی ہے۔ جان دینی پڑتی ہے۔ یعنی جب قومی یا اجتماعی زندگی کا امتحان لیا جا رہا ہو تو ہر قسم کے دُکھ سہنے پڑتے ہیں۔ پھر یہ کربِ عظیم جب اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور مومن انسان کو نظر آتا ہے کہ رات کے اندھیرے سر پہ آ گئے۔ دن ختم ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد ہمیں نظر نہیں آ رہی۔ کیا رات کے یہ اندھیرے یہ تاریکیاں اور یہ ظلمتیں ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لیں گی اور ہم ناامیدی کا مُنہ دیکھیں گے؟۔

غرض جب تکلیف اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو اس وقت مومن اپنے ایمان کی پختگی سے یہ نعرہ بلند کرتا ہے۔

مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ (البقرہ : ۲۱۵)

کہ اے میرے رب! تُو نے میرا امتحان لیا اور مَیں نے اپنی طرف سے تیری راہ میں انتہائی قربانی بھی پیش

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ں اور آئندہ بھی دریغ نہیں کرونگا۔ لیکن خواہ میں مرجاؤں یا مٹ جاؤں تب بھی میں تیری راہ میں آخری وقت تک قربانی دیتا چلا جاؤنگا۔ لیکن اے خدا! تیرے وعدے بھی تو تھے؟۔ کیا میں اپنے امتحان میں ناکام رہا؟ نہیں! میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ میں اس ذلت کے داغ کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اگر اجتماعی زندگی میں آخری آدمی بھی مارا جائے گا تو قوم کہتی ہے یا اُمت کہتی ہے کہ میں تیری راہ میں قربانی دیتی چلی جاؤنگی۔ لیکن اے خدا! اب تو رات سر پہ آگئی۔ کیا یہ اندھیرے ہمیں نگل لیں گے؟ کیا وہ نور جس کا تُونے وعدہ دیا ہے وہ نور ہمارے لئے ہماری راہوں کو روشن اور منوّر نہیں کرے گا؟۔

غرض "مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ" کی پکار کا وقت وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کرب عظیم کی حالت کو پہنچ جاتا ہے یعنی تکلیف اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے اور جب قربانی انتہائی طور پر پیش کردی جاتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! تُو کیوں گھبراتا ہے؟ میں نے تیرا امتحان لیا ہے۔ تُو نے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہیں دکھاؤنگا۔ تُو اپنے عہد پہ قائم رہا تو میں اپنے عہد سے کیسے پھر جاؤں گا جبکہ وعدوں والا ہوں اور تمام قدرتوں کا مالک ہوں۔ میں تیرے قریب ہوں۔ میری مدد تجھے پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ پھر کامیابی پر کامیابی حاصل ہوتی ہے

لیکن مسلمان کہلانے والے جس زمانہ میں بھی

عصر کے وقت کا انتظار

نہیں کرتے اور اپنی طرف سے انتہائی قربانی پیش نہیں کرتے یعنی ایسے وقت کا انتظار نہیں کرتے کہ جب یہ سمجھا جائے کہ وہ مٹ گئے اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت نہ آئی۔ تو اس حالت کے وارد کئے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے آجائے گی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کہلانے والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو بددلی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اُن کا رشتۂ محبت وعشق اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ کمزور ہوتا ہے۔ اگر تو خدا تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں آزمائش کے طور پر دُنیا کی کچھ نعمتیں مل جائیں تو خوش ہوجاتے ہیں اور اگر انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تکلیف کے ابتدائی دَور ہی میں اُن کے پاؤں اُکھڑ جاتے ہیں اور وہ پیٹھ دکھا جاتے ہیں اور سارے وعدوں کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دُنیا میں بھی وُہی لوگ ترقی کرتے ہیں کہ جو دُنیا کی خاطر اپنی کوششوں کو انتہاء تک پہنچا دیتے ہیں۔ مگر تم نے بزدلی کا مظاہرہ کیا اس لئے تم دُنیوی لحاظ سے بھی ناکام ہوئے اور تم نے دعویٰ کیا تھا اُخروی زندگی کی بھلائی کے حصول کا اور اُس کے لئے انتہائی طور پر جدوجہد کرنے کا مگر تم اس میں بھی ناکام ہوئے اور اس طرح تم خسر الدنیا والآخرة کے مصداق بن گئے۔ تمہیں

دُنیا اور دین کی ناکامیاں

ملیں۔ تم دُوسروں سے بھی بدتر ہو گئے اس لئے کہ جو غیر ہے وہ اگر دُنیوی انعامات کے حصول کے لئے محنت میں کوتاہی کرتا ہے تو دین کی نعمتیں تو ویسے بھی اُسے نہیں ملتیں۔ نہ اُس نے اُخروی زندگی کے لئے کوشش کی ہوتی ہے اور نہ اُسکی کوشش کی ناکامی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اُسے اُخروی انعامات نہیں ملتے کیونکہ اُن کیلئے اُس نے کوشش نہیں کی۔ اُس نے خدا تعالیٰ کو پہچانا ہی نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت ہی حاصل نہیں کی۔ اُس نے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ اس واسطے اسکی کوشش اور اسکے ارادے کی ناکامی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ گو اس میں شک نہیں کہ ایسا انسان بڑا بدنصیب ہے کیونکہ ایک بہت لمبی اور ایک بہت پیاری زندگی کے انعامات اس کو حاصل نہیں ہوئے۔ لیکن یہ درست ہے کہ ہم کہیں گے کہ کوئی کوشش نہیں تھی جسکی ناکامی کا سوال پیدا ہوتا ہو۔ لیکن یہاں ایک وہ شخص ہے جو اگر صحیح طور پر کوشش کرتا اور اُخروی زندگی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی قربانیاں پیش کردیتا تو اس دُنیا میں بھی اُس کو انعام مل جاتا۔ یعنی اگر اسکی نیت

خدا تعالیٰ کی رضا

کے حصول کے لئے ہوتی تو اُسے اُخروی زندگی کا انعام بھی مل جاتا اور اس دُنیا کا انعام بھی مل جاتا۔ لیکن وہ شخص جو عبادت کرتا ہے علیٰ حرفٍ، تعلق رکھتا ہے بزدلی کا مگر دعویٰ کرتا ہے محبت کا۔ لیکن محبت جس روح، ایثار، قربانی اور جنون کا تقاضا کرتی ہے وہ اس کے اندر پیدا نہیں ہوتا تو نتیجہ "خسر الدنیا والآخرة" کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں ایک مثال دی ہے اس بات کی کہ جو آدمی ابتلاء کے کرب عظیم کی حالت میں بھی اپنے رب رحیم کے ساتھ پختہ تعلق رکھتے ہیں وہ ناکام نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ۚ وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝"

"اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا ۝

"ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝"

"وَلَقَدْ کَانُوْا عَاھَدُوا اللّٰہَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَکَانَ عَھْدُ اللّٰہِ مَسْئُوْلًا ۝"

"وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۫ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ۝"

"مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ۝" (الاحزاب : ۱۰ تا ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۲۴)

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت علیٰ حرفٍ یعنی بددلی سے کرنا تو سراسر بے نتیجہ ہے۔ تمہیں آزمایا جائے گا۔ تمہیں بَاْسَآءِ اور ضَرَّآءِ دیکھنی ہوں گی۔ تمہیں اس طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا جائیگا کہ اُس وقت سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے تمہاری زندگی اور بقاء کا اور کوئی سہارا نہیں ہوگا۔ دوسری طرف تمہاری کیفیت یہ ہوگی کہ تم سمجھو گے کہ سب دنیوی سہارے ٹوٹ گئے ہیں۔ کامیابی تو کجا تمہاری بقاء کا سوال بھی باقی نہیں رہا ہے۔ اُسوقت تم سمجھوگے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم نہ زندہ رہ سکتے ہیں اور نہ کامیاب ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح جھنجھوڑے جانے کے بعد اور اس امتحان میں کامیاب ثابت ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی اس آواز 'اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ' (البقرہ : ۲۱۵) کو تم عصر کے وقت سُنو گے کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے قریب ہے۔

اگر ہم اسلامی تاریخ پہ نگاہ ڈالیں تو یہ بات بڑی واضح ہوجاتی ہے کہ میں نے

تمثیلی رنگ میں

جس عصر کے وقت کا ذکر کیا ہے، اسی وقت بالعموم اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ مکّی زندگی کے بعد بدر کی جنگ تمثیلی رنگ میں عصر کے وقت لڑی گئی ہے کیونکہ اس سے پہلے مکی زندگی میں مسلمانوں کو ہر قسم کے دُکھ پہنچائے گئے یہاں تک کہ اڑھائی سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو شعب ابی طالب میں بند رکھا گیا اور آپ کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا حتیٰ کہ کفارِ مکہ کھانے پینے کی چیزوں تک کو اندر نہیں جانے دیتے تھے۔ گو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو زندہ رکھنے کے سامان تو پیدا کررہا تھا مگر آزمائش تھی امتحان تھا۔ جو خدا انکو زندہ رکھنے کیلئے کھانے کا انتظام کرسکتا تھا وہ انکو صحت مند اور طاقتور رکھنے کا انتظام بھی کرسکتا تھا لیکن چونکہ مسلمانوں کی آزمائش تھی، اسلئے انکی تکلیف کی یہ حالت تھی کہ ایک بزرگ صحابیؓ کہتے ہیں ایک دفعہ رات کے وقت میرا پاؤں ایک ایسی چیز کے اُوپر پڑا جسے میرے پاؤں نے نرم محسوس کیا۔ چنانچہ میں نے اُسے اُٹھایا اور کھالیا۔ لیکن مجھے آجتک پتہ نہیں لگا کہ وہ تھی کیا چیز۔ غرض اس تکلیف کی حالت تک وہ پہنچے ہوئے تھے۔ گو

اڑھائی سال تک

انسان بھوکا نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے محض زندہ رکھنے کے لئے انکو جتنی غذا کی ضرورت تھی وہ انکو مل گئی۔ لیکن بھوک کی آزمائش بڑی سخت تھی علاوہ دوسری آزمائشوں کے جنکی تفصیل میں میں اسوقت نہیں جاسکتا۔

پھر جب ہجرت کی اجازت ملی تو انہی کفار نے مسلمانوں کا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ باہر نکل کر کیسے جاسکتے ہیں ہم انکو مٹا دینگے۔ چنانچہ یہ وہ وقت تھا جب دُکھ اور تکلیف، کرب اور ایذاء، آزمائش اور امتحان اپنی انتہاء کو پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ پھر دُنیا نے بدر کے میدان میں یہ نظارہ دیکھا کہ تین سَو اور کچھ مسلمانوں کے مقابلے میں جو اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو قتل کرنے کیلئے آئے وہاں تھے، وہ اپنے قریباً سب بڑے بڑے سرداروں کے سر چھوڑ کر واپس بھاگے۔ غرض "اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ" کا ایک عجیب نظارہ تھا جو دُنیا نے بدر کے میدان میں دیکھا۔ اور پھر یہی نظارہ ہم بعد کی لڑائیوں میں بھی دیکھتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے مسلمانوں کے لئے بہت سے امتحان اور آزمائشیں ہوتی ہیں لیکن جن آزمائشوں کا بطور خاص میں اسوقت ذکر کررہا ہوں وہ مادی طاقت اور زور کے ساتھ اور مادی ذرائع سے دشمن کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل اور اسلام کو مٹانے کا منصوبہ اور آزمائش ہے۔ یعنی یہ آزمائش کہ دشمن مٹانا چاہتا تھا لیکن مسلمانوں نے صبر وثبات دکھایا اور دشمن ناکام ہوا۔ مثلاً جنگِ احزاب ہے جس کا ان آیات میں ذکر ہے جنکی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں نے یہ عہد کیا تھا کہ وہ دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائینگے خواہ کیسے ہی حالات کیوں نہ پیدا ہوجائیں۔ وہ ہر صورت میں دشمن کا مقابلہ کرینگے اور اسے پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ چنانچہ کیسے ہی حالات "احزاب" کے موقع پہ پیدا ہوگئے۔ قریباً سارا عرب اکٹھا ہوکر ان غریبوں اور مفلسوں اور نہتوں کو قتل کرنے کیلئے وہاں جمع ہوگیا اور انہوں نے مدینہ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک کے مارے وہ پیٹ پہ پتھر باندھ کر چلتے تھے۔ دوسری طرف مسلمان عورتوں کی یہ حالت تھی کہ جس جگہ وہ اکٹھی کی گئیں وہاں انکی عزت اور عصمت کی حفاظت کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مسلمان سپاہی میسر نہیں تھا۔ کیونکہ دوسری جگہ اس کی زیادہ ضرورت تھی۔ مسلمان عورت سے فرمایا کہ اگر آج تیری

عزت کی آزمائش

ہے اور خدا یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ ایک مسلمان عورت میرے راستے میں اپنی عزتوں کو قربان کرنے کیلئے تیار ہے یا نہیں تو وہ اس امتحان میں پورا اترنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ چنانچہ وہ تیار ہوگئیں۔

پھر جس وقت یہ سارا جم غفیر اور یہ سارا مجمع جو اسلام کو مٹانے کے لئے جمع ہوا تھا اور ان کفار کی امید اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی کہ بس اب وہ غالب آئے اور مسلمان مغلوب ہوئے۔ ادھر مسلمانوں کے حالات کرب عظیم کو پہنچ گئے اور وہ سمجھنے لگے کہ اگر اس وقت خدا تعالیٰ کی مدد نہ آئی تو وہ مارے جائیں گے، اس وقت خدا کی مدد آئی اور فرشتے اس مدد کو آسمان سے لے کر آئے تو انہوں نے انہی زمینی عناصر میں تبدیلیاں پیدا کر دیں۔ وہ عناصر کہ جن کے ذرے ذرے کو انسان کے لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ ان کی تسخیر کرے اور ان پر حکمرانی کرے، اُن کو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حاکم اعلےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت اور آپ کی کامیابی کے لئے حکم ملا۔ چنانچہ مسلمان جن کے جسم کا ذرہ ذرہ اور روآں روآں "متیٰ نصر اللہ" پکار رہا تھا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ تمام عناصر، یہ زمین اور اس کے ذرات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہیں آزمایا اور تم اس آزمائش میں کامیاب ہوتے کیونکہ تمہارے اس کرب کو میں نے عظیم بنا دیا ہے اور تمہارا امتحان اپنی انتہاء کو پہنچ گیا ہے تمہارے دکھوں کا انسان تصور نہیں کرسکتا۔ میں نے تمہاری یہ آزمائش اس لئے نہیں کی کہ تمہیں دنیا سے مٹا دیا جائے بلکہ یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی قدرت کا ہاتھ ظاہر ہو اور دنیا خدا تعالےٰ کے اس پیار کا جلوہ دیکھے جو اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے متبعین کے ساتھ ہے۔

اب دیکھیں سارے عرب قبائل اکٹھے ہوکر کمزوروں کو مٹانے کے لئے آگئے تھے۔ ان کمزور مسلمانوں نے پیٹ پر پتھر باندھے مگر دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائی۔ وہاں سے بھاگے نہیں۔ انہوں نے بے عزت صلح کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ کمزوری نہیں دکھائی۔ شرک کی طرف مائل نہیں ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور سہارا ڈھونڈیں۔ انہوں نے کہا ہمارا

ایک ہی سہارا ہے

اگر وہ مل گیا تو اس دنیا میں بھی کامیاب اور اگر اس دنیا سے چلے بھی گئے تو ہمیں اُخروی انعامات تو ضرور ملیں گے اور پھر اس حقیقی سہارے نے ان کو بے سہارا نہیں چھوڑا۔ چنانچہ اس وقت جب کہ دشمن غالب آنے کی امید لگائے بیٹھا تھا اور وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ

سے زمین و آسمان میں ایک تغیر پیدا ہوا اور وہ جو مسلمانوں کو مٹانے کے لئے آئے تھے بھاگ نکلے۔ روایت کے چند ذرے کہہ لو۔ ہوا کی تھوڑی سی شدت کہہ لو یا ان کے دلوں کے اندر فرشتوں نے جو بزدلی پیدا کی اور مسلمانوں کا جو رُعب پیدا کیا وہ کہہ لو۔ غرض یہ سب اللہ تعالےٰ کی قدرت کے جلوے تھے جو انسان کو نظر آئے۔ لیکن وہ اپنے محاصرے کے پہلے دن ہی نہیں بھاگے وہ دوسرے اور تیسرے دن بھی نہیں بھاگے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ نظارہ کئی دن کے بعد رونما ہوا۔

یرموک کی جنگ کو لیں یہ پانچ دن کی جنگ ہوئی ہے اور خدا کی شان یہ ہے کہ حضرت خالدؓ بن ولید کو طفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتا دیا گیا تھا کہ چار دن تک آزمائشوں کا دَور ہوگا یعنی ان کے ذہن میں پہلے سے یہ تصور موجود تھا کہ چار دن دشمن کے اور پانچواں دن ہمارا ہوگا۔ یعنی تین پھر دشمنوں کے ہوں گے اور چوتھا پھر ہمارا ہوگا۔ چنانچہ دشمن اپنے وزن، اپنی تعداد اور اپنے ہتھیاروں کے زور کے ساتھ مسلمانوں کو دھکیلتے ہوئے ان کے خیموں تک لے جاتا تھا۔ مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ایثار پیشہ فدائی مسلمان عورتیں خیموں کے ڈنڈے لے کر مسلمانوں کے سر پر مارتی تھیں کہ واپس جاؤ۔ یہاں کیا لینے آئے ہو۔ چنانچہ اگلے دن اور پھر اس سے اگلے دو دن بھی یہی حال ہوا۔ اس معرکے میں کئی مسلمان شہید ہوگئے جن میں عکرمہؓ اور اس کے ساتھی بھی شامل تھے۔ مگر کسی مسلمان نے پیٹھ نہیں دکھائی حتیٰ کہ عکرمہ جیسے شخص نے پیٹھ نہیں دکھائی جو فتح مکہ تک اسلام کا دشمن رہا تھا۔ کیونکہ عکرمہؓ اور اس جیسے دوسرے مسلمانوں کے دل بدل گئے۔ حالات مختلف ہوگئے۔ اندھیروں کی جگہ نور نے لے لی۔ وہ جو اسلام کے دشمن تھے ان کے دل میں محبت پیدا ہو چکی تھی۔ عکرمہؓ اور اس کے ساتھی اس خیال سے جلتے تھے کہ انہوں نے اپنے چہروں پر اسلام دشمنی کے داغ لگا رکھے ہیں۔ ان داغوں کو دھونے کے لئے خدا جانے ہمیں کوئی موقع ملتا ہے یا نہیں۔

پس یہ لوگ بھی جو بعد میں آنے والے تھے۔ دشمن کے مقابلے میں بھاگے نہیں۔ کسی نے بزدلی نہیں دکھائی۔ وہ خدا تعالےٰ سے ناامید نہیں ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی نہیں کی۔

بلکہ کئی ایک نے اپنی جان دے کر۔

مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ

خدا تعالےٰ سے اپنا عہد پورا کر دیا اور اس طرح انہوں نے اپنے لئے جنتوں کے سامان پیدا کئے اور پیچھے رہنے والوں کے لئے فتح کے سامان پیدا کر دیئے۔

غرض اس جنگ میں جب مسلمانوں کا کرب اپنی انتہاء کو پہنچ گیا اور تمثیلی زبان میں وہ آخری وقت یعنی عصر کا وقت آگیا تو کہنے والے کہتے ہیں کہ اس وقت یرموک کے میدان میں رومی اپنے پیچھے شاید ڈیڑھ لاکھ لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔ حالانکہ پہلے چار دنوں میں رومی یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان تو مٹھی بھر ہیں یہ بچ کر کیسے جائیں گے۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہم اڑھائی لاکھ ہیں اور مسلمان صرف چالیس ہزار اس لئے وہ مسلمانوں کو مٹا دیں گے۔ غرض اس نیت کے ساتھ رومی آئے تھے کہ اس میدان میں سارے مسلمانوں کو قتل کر دیں اور اس فتنے کو جو اُن کے نزدیک فتنہ تھا، ہمیشہ کے لئے مٹا دیں۔ مگر جسے وہ فتنہ سمجھتے تھے اور جس کے مٹانے کے درپے تھے، اس نے اُن کے خون کو کھاد بنا کر انہی کے علاقوں میں اسلام کے درختوں کو بویا۔ جنہوں نے بڑے اچھے پھل دیئے (کھاد ہی پڑی نا! کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ بکرے کا خون اگر DECOMPOSED (ڈی کمپوزڈ) ہو کر درختوں کی جڑوں میں ڈالا جائے تو بڑی اچھی کھاد ثابت ہوتا ہے) چنانچہ اسلام کا یہ دشمن انسانیت کے لئے اور تو کسی کام نہیں آیا مگر جب

اسلام کا باغ

ان علاقوں میں لگا تو اس وقت اس نے کھاد کا کام دیا۔ ان کی نسل سوچتی ہوگی کہ یہ لوگ کن بلند نعروں کے ساتھ اور بظاہر کس ہمت کے ساتھ اور کس ولولے اور عزم کے ساتھ اور پادریوں کے ہر قسم کے جوش دلانے کے بعد اسلام کو مٹانے کے لئے وہاں گئے تھے مگر ناکام ہوئے اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ اور اس کے پیار کے جلوے جنگ کے میدانوں میں بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ دشمنانِ اسلام تو بدبخت تھے لیکن ہمارے لئے خوش بختی کے سامان پیدا کر گئے اور ہمارے لئے خوش قسمتی کے محلوں کے دروازے کھول گئے۔

تاہم یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب مسلمانوں کا کرب، کرب عظیم بن گیا تھا دکھ اور تکلیف اپنی انتہاء کو پہنچ گئی تھی۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا انعام نازل نہیں ہوتا۔ ورنہ ایک کمزور ایمان والے اور ایک پختہ اور سچے ایمان والے آدمی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔ بہرحال ایک مسلمان نے خدا تعالےٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائے گا۔ چنانچہ جب تک اللہ تعالیٰ اس دعویٰ کی پوری طرح آزمائش نہ کرلے اس کی نصرت نازل نہیں ہوتی "پیٹھ نہیں دکھائے گا" کا عہد وہی آدمی کرتا ہے جس کا خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ تبھی وہ کہتا ہے کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں دشمن کو پیٹھ نہیں دکھاؤں گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے کیونکہ وہ سچے وعدوں والا اور کامل قدرتوں والا ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کسی وقت یہ فیصلہ کرے کہ میں اپنے وعدوں کو پورا نہیں کروں گا۔ یہ تو ایک عیب ہے اور خدا تعالےٰ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے۔ اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کہے کہ میں اپنا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ میری قدرت سے باہر ہے۔ بلکہ وہ تو

ساری قدرتوں کا مالک

ہے۔ پس وہ سچے وعدوں والا بھی ہے اور کامل قدرتوں والا بھی ہے۔ اس لئے اس کی صفات کی اسی معرفت کے بعد یہ عہد کیا جاتا رہا ہے کہ مسلمان اپنے دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ تو ٹھیک ہے کہ میں تمہیں آزماؤں گا۔ چنانچہ قرون اولیٰ کے بعد کی تاریخ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہر آزمائش کے وقت سچے مسلمان نے پیٹھ نہیں دکھائی۔

یوسف بن تاشفین کا واقعہ ہے جو سپین میں رونما ہوا۔ وہ افریقہ کے رہنے والے تھے۔ میں نے تمثیلی رنگ میں عصر کے وقت کا ذکر کیا ہے۔ مگر ان کے اس واقعہ میں عملاً عصر کا وقت ہی تھا جب انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوئی۔

یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب سپین کے حالات خراب ہوگئے تو مسلمانوں نے یوسف بن تاشفین سے درخواست کی کہ ہماری مدد کریں۔ چنانچہ وہ قریباً بارہ ہزار گھوڑ سوار فوج لے کر وہاں پہنچ گئے۔ عیسائی بادشاہ ساٹھ ستر ہزار کی فوج لے کر حملہ آور ہوا۔ بڑی زبردست جنگ ہوئی جس میں بظاہر دشمن کا پلہ بھاری تھا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس موقع پر یوسف بن تاشفین نے یہ سمجھا کہ آج مجھے اپنی عمر میں شاید پہلی شکست نہ ہو جائے کیونکہ دشمن کا دباؤ بڑا شدید تھا۔ یعنی مسلمانوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مار رہے تھے۔ اُنہیں قتل کر رہے تھے اور پیچھے ہٹا رہے تھے۔ مگر اس سارے دباؤ اور اُن تیزیوں کے باوجود جو دشمن مسلمانوں کے خلاف دکھا رہا تھا اس پر انہوں نے پیٹھ نہیں دکھائی۔ عیسائی سمجھتے تھے کہ آج وہ غالب آگئے اور سپین سے مسلمان کو گویا مٹا دیا۔ یوسف بن تاشفین کا یہ واقعہ مسلمان کی سپین میں ہلاکت سے کئی صدی پہلے کا ہے گو اس وقت بھی یہی حالات پیدا ہو گئے تھے جو بعد کی صدی میں زیادہ بگڑ گئے اور مسلمانوں کو ان کی غفلتوں اور کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں ایک عذاب کا اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سامنا کرنا پڑا۔

بہرحال یوسف بن تاشفین سمجھتے تھے کہ عمر میں پہلی شکست ہو رہی ہے اور اُدھر عیسائی بادشاہ یہ سمجھتا تھا کہ آج (بزعم خویش) عیسائیت اور اسلام کا فیصلہ ہو گیا ہے ہم نے مسلمانوں کو مٹا دیا ہے۔ یہ باہر سے مدد دینے آئے تھے اپنے مسلمان بھائیوں کو۔ ہم نے انکو بھی شکست دے دی ہے۔

چنانچہ عصر تک یہی حال رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایک نئی شان میں آئے کیونکہ

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمن: ۳۰)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہر جلوہ نئی شان رکھتا ہے۔ چنانچہ عصر کے وقت عیسائی فوج بھاگ نکلی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ سارا دن مسلمانوں کو مارتے اور دباتے رہے تھے لیکن مسلمانوں کی تکلیف جب اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا اور کامل قدرتوں والا ہے وہ مسلمانوں کی مدد کو آیا۔ اُس نے اُن کا امتحان لے لیا تھا اس لئے فرمایا تم کامیاب ہو گئے۔ اب لو میرا انعام۔ چنانچہ رومی بھاگے اور یوسف بن تاشفین اور اس کے آدمی باوجود اس کے کہ کچھ تو شہید ہو گئے تھے اور کچھ ویسے بھی تعداد میں کم تھے مگر چونکہ وہ ایمان پر قائم تھے اس لئے) ساری رات دشمن کو مارتے مارتے ان کا پیچھا کیا اور قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ایک دریا تھا۔ اُن کا خیال تھا کہ ہم وہاں تک ان کا پیچھا کریں گے۔ چنانچہ دشمن کی ساٹھ ستر ہزار فوج میں سے کل پانچ سو عیسائی دریا پار کر سکے۔ شاید کچھ دائیں بائیں سے بھی نکلے ہوں گے لیکن ان کی اکثریت ماری گئی۔ چنانچہ وہ دشمن جو عصر کے وقت تک اپنے خیال میں غالب تھا، وہ مغلوب ہی نہیں ہوا بلکہ ہلاک ہو گیا اسلئے کہ

صبح سے لیکر عصر تک

جو ظلم انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا وہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا تھا مسلمان تو صبح کے وقت یہ کہتے ہوں گے کہ خدا کا وعدہ جلدی کیوں نہیں پورا ہوتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

"فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ"

تم اُن کے خلاف جلدی نہ کرو۔ مطلب یہی ہے کہ تم خدا سے یہ نہ کہو کہ وہ نصرت و مدد کو جلدی آئے اور اُن کافروں کو مار دے جو ہمیں دُکھ دے رہے ہیں ایذا پہنچا رہے ہیں، زخمی کر رہے ہیں اور بعض کو قتل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

یعنی تمہارے ساتھ بھی ایک وعدہ ہے کہ فلاں وقت مدد آئے گی اور اُن کفار کے ساتھ بھی وعدہ ہے کہ ایک وقت تک اُن کو ڈھیل دی جائے گی۔ دراصل یہ دونوں وعدے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگر مسلمان کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ اُسے عصر کے وقت اللہ تعالیٰ کی مدد ملے گی تو یہ بات لازمی ہے کہ کافر کے ساتھ بھی یہ وعدہ ہو گا کہ عصر کے وقت تک اُس پر الٰہی گرفت نہیں ہو گی اور اصلاح کے لئے اُسے مہلت دی جائیگی۔ تبھی وہ اپنا کام کر سکتے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

ہم نے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے اور یہ وہی وقت ہے جو ایک مسلمان کا اور ایک کافر کا اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جس وقت مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آتی ہے کافر کی ہلاکت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے تمہارا جلدی کرنا یا قبل از وقت گھبرا جانا اور دعائیں کرنا کہ اے خدا! ہم تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتے۔ تو ہماری مدد فرما دیہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ

کہ اُن کے خلاف جلدی ہلاکت کی دعائیں کرنا غلط بات ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا جس وقت تمہاری آزمائش پوری ہو جائے گی امتحان میں پورے اترو گے ان کی ڈھیل کا وقت بھی پورا ہو جائے گا۔ ایک ہی وقت میں تمہاری مدد اور اُن کی ہلاکت کے سامان پیدا ہو جائینگے

پس فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ دشمن کے مقابلے میں جلدی نہیں چلے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے آنے تک تمہیں صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔ چنانچہ ساری اسلامی تاریخ دیکھ لیں اُس وقت بھی جب مسلمان اپنے ایمان کی رفعتوں پر پہنچا ہوا تھا اور اس وقت بھی جب مسلمان اپنے ایمان میں نسبتاً بہت کمزور ہو چکا تھا۔ ہر دو صورتوں میں مسلمان اگر عصر تک قربانیاں دیتا رہا تو کامیاب ہوتا رہا۔ اور جب بھی اس نے صبح سات بجے یا آٹھ بجے یا نو بجے یا دس بجے یا بارہ بجے یا دو بجے خدا تعالیٰ سے یہ کہا کہ اے خدا! تو نے ہماری مدد کرنے میں جلدی نہیں کی۔ اب ہم پیٹھ دکھا رہے ہیں تو وہ ہلاک ہو گئے۔

جو جنگ اس وقت ہندوستان کے خلاف لڑی گئی ہے میرا اندازہ ہے کہ صبح سات بجے ہمارے فوجیوں سے ظالم حکومت نے جنگ بند کروا دی۔ ہمارا سپاہی بے جگری سے لڑا ہے اُس نے اپنے خون سے یہ ثابت کیا ہے کہ اُس پر بزدلی یا نااہلی کا دھبہ نہیں آتا۔ اس لئے میں ان کی بات نہیں کر رہا۔ لیکن جن کا بھی قصور تھا اور جہاں بھی وہ فتنہ تھا اُس کی وجہ سے ہتھیار ڈالے گئے تو عصر کا وقت نہیں تھا، ظہر کا وقت بھی نہیں تھا۔ بارہ بھی نہیں بجے تھے۔ دس بجے کا بھی وقت نہیں تھا۔ صبح سات بجے ہتھیار ڈال دیئے اور پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کیوں نہیں آئی؟ قرآن کریم کی واضح تعلیم کے خلاف ہے

پس ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم قرآن کریم کو سمجھتے ہیں۔ ہمیں یہ بات جان لینی چاہیئے کہ

انتہائی قربانیوں کے بعد

اللہ تعالیٰ کی مدد ملا کرتی ہے یہ سمجھنا کہ تمہارے مخالف اور اسلام کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ جلد تباہ کر دیگا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ کی رو سے صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم اس تصور کبھی نہ کریں اور نہ ایسی دعائیں کریں۔ ہمیں تو یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اے خدا! ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم تیری راہ میں اور تیرے دین کو غالب کرنے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ساری دُنیا کے دل میں بٹھانے کے لئے انتہائی قربانیاں پیش کریں اور ہمیں یہ توفیق بھی عطا فرما کہ تیرے علم کامل میں جو عصر کا وقت ہے یعنی انتہائی قربانیوں کا وقت ہے وہ ہمیں نصیب ہو۔ ہم رستے میں کٹ نہ جائیں ہم تیرے دشمن کے ہاتھ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اے خدا! ہمیں معلوم ہے کہ اگر ہم تیری توفیق سے عصر کے وقت تک تیری راہ میں انتہائی قربانیاں دیتے رہیں گے تو تیری مدد ہمیں ضرور ملے گی چنانچہ جب ظاہری حالات میں زبان سے بے اختیار متٰی نصر اللہ نکلیگا تو اسی وقت ہمیں پتہ لگیگا کہ

"أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ"

یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد مل جائیگی ہم دشمن کے لئے بددعائیں کیوں کریں کیونکہ ہماری کامیابی میں اسکی ہلاکت ہے اسکی دشمنی کا خاتمہ ہے خواہ وہ جسمانی لحاظ سے مارا گیا ہو یا دنیوی طور پر وہ اپنے اس منصوبہ میں ناکام ہو گیا ہو کہ وہ اسلام کو مٹا دیگا بعض انبیاء علیہم السلام کی قومیں پہلے بھی (یا تو ان کا کثیر حصہ اور یا بعض مثالوں میں ساری کی ساری) ہلاک ہو گئیں ناکام ہو گئیں یعنی جب کافر نہ رہے تو قوم گویا ہلاک ہو گئی وہ قوم جو نبی کی دشمن تھی وہ قوم نہیں رہی کیونکہ وہ اسلام لے آئی۔ اسلئے وہ قوم کہاں رہی جس نے کہا تھا کہ ہم نبی کو مٹا دیں گے۔

غرض یہ بھی ناکامی اور ہلاکت کی ایک شکل ہے جب کسی قوم یا فرد کا منصوبہ ناکام اور مقصد فوت ہو جاتا ہے تو یہ بھی اس کی ایک قسم کی ہلاکت ہے۔ پس ہمیں اپنے دشمن کی جلد ہلاکت کی دعا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ

دعا کرنے کی ضرورت

ہے کہ اے خدا! تو ہمیں انتہائی قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرما۔ جس وقت تیری نگاہ میں کرب عظیم کے حالات پیدا ہو جائیں اور ہر طرف سے ناامیدی نظر آنے لگے تو اس وقت بھی ہم تیرے باوفا بندے ثابت ہوں۔ ہمارے دلوں میں تجھ سے بے وفائی کا خیال پیدا نہ ہو۔ وہ وقت جب تیری اٹل تقدیر تیرا اٹل قانون کہتا ہے کہ تیری مدد آئے گی وہ وقت ہمیں نصیب ہو تاکہ ہم تیری مدد و نصرت کے سایہ میں اس دُنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اپنی زندگی کے لمحات گذارنے والے ہوں اور وہ قوم یا شخص جو خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا دشمن ہے وہ ناکام ہو۔ خواہ وہ اس رنگ میں ہلاک ہو کہ وہ جسمانی طور پر تباہ ہو جائے یا اس رنگ میں ناکام ہو کہ اس کے سارے کے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں اور پھر وہ دن بھی آ جائے کہ وہ دِل جو بغضِ محمدؐ سے بھرا ہوا تھا وہ عشقِ محمدؐ سے لبریز ہو جائے یہ ہمارے لئے اور بھی زیادہ خوشی کی بات ہے۔

پس یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ صبح ۸ بجے یا دس بجے یا بارہ بجے یا دو بجے یا تین بجے اللہ تعالیٰ کی مدد تمہیں مِل جائے گی۔ درآنحالیکہ ابھی تمہارے امتحان مکمل نہیں ہوئے ابھی تمہاری

آزمائشوں کے دن

نہیں گزرے۔ ابھی تم نے خدا کی راہ میں انتہائی قربانیاں نہیں دی ہوں گی۔ یہ نہ کبھی پہلے ہوا ہے نہ اس کی اب امید ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ قرآن کریم اس بات کی علی الاعلان منادی کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اسی وقت ملتی ہے جب تم متیٰ نصر اللہ کی کیفیت پیدا ہونے تک قربانی پر قربانی پیش کرتے چلے جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے دامن کو نہ چھوڑو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی مدد ملے گی۔ یہ ویسی ہی مدد ہوگی جو آج سے چودہ سو سال پہلے مسلمانوں کو ملی تھی جس کی چمک آج بھی اپنوں اور غیروں کی آنکھوں کو چندھیا دیتی ہے۔

پس یہ وہ مدد ہے جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے اور یہ وہ طریق ہے جو اس مدد کے حصول کے لئے ہمیں بتایا گیا ہے۔ اگر یہ طریق ہم اختیار نہیں کریں گے تو وہ مدد ہمیں نہیں ملے گی پھر خدا تعالیٰ پر کیا شکوہ! کیونکہ جب تم نے سات بجے کے بعد یا دس بجے کے بعد جانی یا جسمانی قربانی دینے سے انکار کر دیا تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کے کیسے امیدوار بن بیٹھے۔ یہ چیز

قرآن کریم کی ہدایت اور روشنی

سے باہر ہے۔ قرآن کریم میں ہمیں یہ کہیں نظر نہیں آتا کہ قربانی دیئے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ دیا گیا ہو۔

تاہم جو احمدی ہیں جنہوں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روحانی فرزند کے ہاتھ پر بیعت کر رکھی ہے اور جو اس وجود کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جو مہدی معہود تھا جس کی ہدایت کے سامان خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے فضل نے کئے تھے اور جو محبوب تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خاص طور پر سلام پہنچایا تھا۔ ویسے آپؐ کی عام دعائیں تو ساری امّت کے لئے ہیں اور ہر زمانے کے لئے ہیں لیکن اس دعا کے لئے اور سلام کے لئے آپؐ نے جس کو چنا وہ ایک ہی وجود ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس وجود کے ساتھ ہم وابستہ ہیں اور ہم زندہ خدا کی زندہ تجلیاں دیکھتے ہیں اس لئے اگر ہمیں تکلیفیں پہنچتی ہیں تو کیا ہم گھبرا جائیں گے۔ ہم جو حقیقی معنوں میں احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اور 'صحابہ سے ملا جب مجھکو پایا' کی رو سے صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں شامل ہو گئے ہیں۔ کیا ہم ان تکلیفوں سے، ہم ان دشمنیوں سے، ہم اس قتل و غارت سے اور دشمن کے دوسرے خطرناک منصوبوں سے گھبرا جائیں گے؟ ہم جن کو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دُنیا میں دُور دُور تک نکل جاؤ اور اسلام کو غالب کرو۔ کیا ہم اس غلبہ سے پہلے یعنی اس عصر کے وقت سے پہلے ہمتیں چھوڑ بیٹھیں گے؟ نہیں! خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو۔ انشاء اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ آسمان نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلام تمام دُنیا پر غالب ہو۔ زمین اس فیصلے کو بدل نہیں سکتی۔

پس ہمیں یہ

دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں انتہائی قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ یہ فضل بھی فرمائے کہ ہم میں سے بھاری اکثریت ان انتہائی قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی دنیا میں دیکھنے والی ہو۔

ہر قسم کا سامان سائنس و انجینئرنگ خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

باجلاس جناب چوہدری امتیاز احمد صاحب،
پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر با اختیارات کلکٹر اشتمال اراضیات
سب ڈویژن چنیوٹ

بمقدمہ: اپیل اشتمال اراضی موضع [illegible] تحصیل چنیوٹ
تاریخ پیشی مورخہ ۲۴/۳/۷۲

عنوان مقدمہ: مسعود بنام مسٹر غلام عباس وغیرہ
[illegible] تحصیل چنیوٹ [illegible]
اپیلانٹ
بنام
مظفر عباس ولد مسٹر غلام عباس شاہ، [illegible]
[illegible]
تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ رسپانڈنٹ

مندرجہ مقدمہ عنوان بالا میں فریق اول نے فریق دوم کے خلاف اپیل اشتمال عدالت ہذا میں دائر کی ہوئی ہے فریق دوم باوجود [illegible] دیدہ دانستہ حاضر عدالت ہونے سے گریز کر رہا ہے لہذا بذریعہ اخبار ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ تاریخ پیشی مورخہ ۲۴/۳/۷۲ کو پیش عدالت برائے جواب دہی آویں۔ عدم تعمیل کی صورت میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی اور بعد میں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔
آج ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط [illegible]

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ تقریباً اڑھائی سال سے بیمار ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں غریب ملازم ہونے کی حیثیت سے علاج وغیرہ بھی کر رہا ہوں مگر کوئی آرام نہیں آیا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور مجھے پریشانیوں سے نجات دے۔

محمد اسلم بٹ۔ سی ایل لیبارٹری ٹسٹ [illegible] کالونی منگلا ڈیم

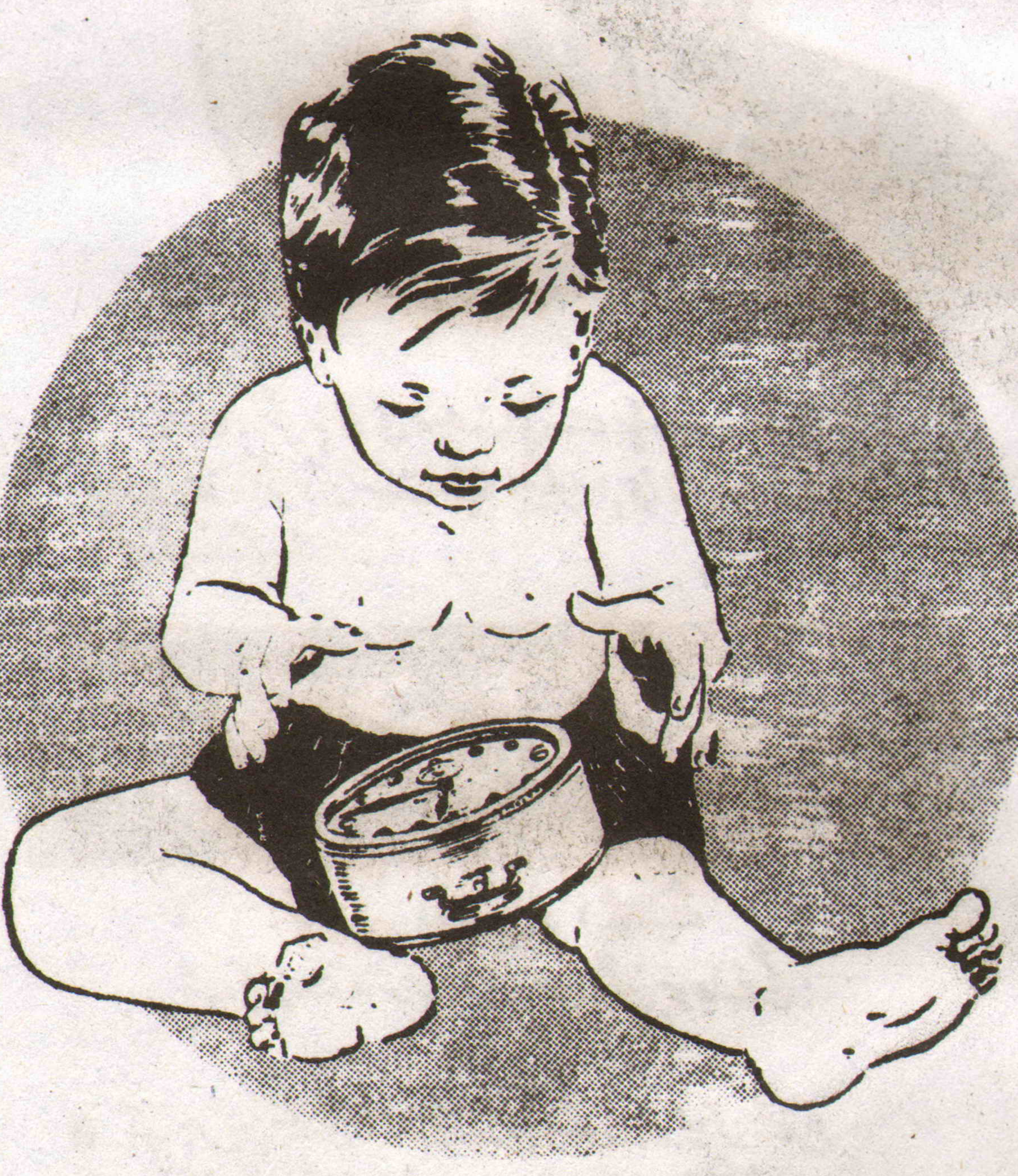

کل کا کامیاب آدمی

آپکی تمنا ہوگی کہ آپکا لخت جگر بڑا ہو کر سائنس داں یا ڈاکٹر بنے یا کسی اور پیشے میں امتیاز حاصل کرے۔ اس کے لئے روپے کی ضرورت ہے تاکہ اسے اعلیٰ تعلیم میسر آسکے۔ لہذا آپ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ باقاعدگی سے پس انداز کیجئے اور اسے پوسٹ آفس کے فکسڈ ڈیپازٹ میں جمع کرتے رہئے۔

پوسٹ آفس فکسڈ ڈیپازٹ میں سات فیصد تک منافع ملتا ہے۔ انکم ٹیکس معاف اور دوسرے فائدے الگ۔ نیز آپ کی بچت سے قومی خوشحالی میں مدد ملے گی۔

اپنی بچت پوسٹ آفس سیونگز بینک کے فکسڈ ڈیپازٹ میں

بچت کیجئے

جاری کردہ: سینٹرل ڈائرکٹریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

CONS KHAIRI

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۸ امان ۱۳۵۱ ہش (۸ مارچ ۷۲ء بروز بدھ) اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم سید جلیل شاہ صاحب آف سیالکوٹ کا نواسہ ہے

ادارہ الفضل اس تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور محترم سید جلیل شاہ صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ اور اسے والدین کے لئے اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح ۲۶ مارچ بروز اتوار ہوگا

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انشاء اللہ سائنس بلاک جامعہ نصرت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ مارچ بروز اتوار شام چار بجے فرمائیں گے۔

اس تقریب میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ان سب بہنوں کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے جا رہے ہیں جنہوں نے تین سو یا اس سے زائد چندہ ادا کیا ہے۔ جن بہنوں کے پتوں کا علم نہیں ہو سکا ان کے دعوت نامے صدر لجنہ مقامی کی معرفت بھجوائے گئے ہیں۔

جس بہن نے تین سو روپیہ سائنس بلاک کے لئے دیا ہو۔ اور اسے دعوت نامہ نہ پہنچے تو اطلاع ملنے پر اسے بھجوا دیا جائے گا۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

یوم مسیح موعود ۲۳ مارچ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ ہر سال ۲۳ مارچ کو "یوم مسیح موعود" کے موقعہ پر جلسے کرتی آئی ہے۔ امسال ۲۳ مارچ بروز جمعرات یوم مسیح موعود کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جگہ حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تاریخ پر حکومت کی اجازت سے اپنے اپنے ہاں اس دن شایان جلسے منعقد کریں اور رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جادو کا کھیل ...

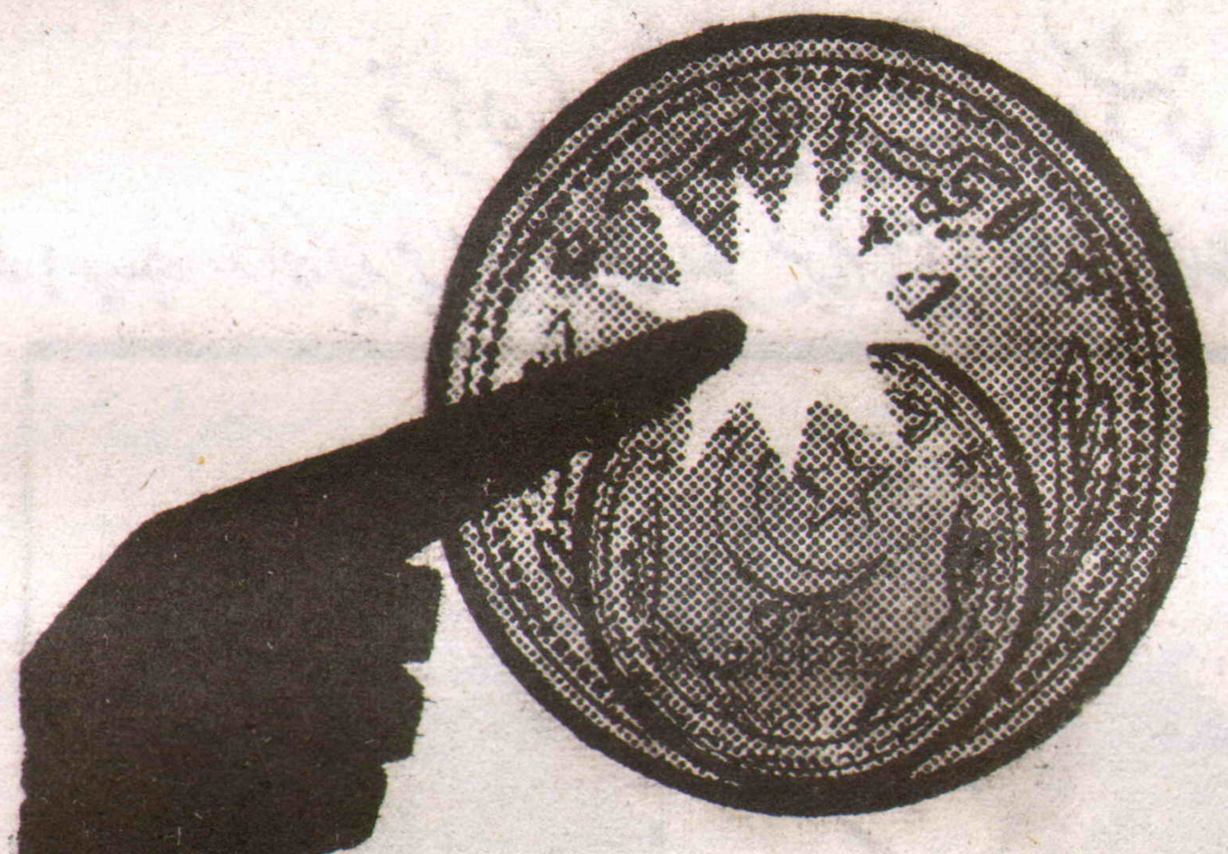

جادوگر ہاتھ کی صفائی سے ایک روپیے کے دو روپیے بنا کر دکھا سکتا ہے، لیکن اپنی رقم سچ مچ دگنی کرنے کے لئے

منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم

میں روپیہ لگایئے
آپ کی رقم سات سال میں دگنی ہو جائے گی!

- آپ دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا قسطوں میں جمع کرا سکتے ہیں۔
- اپنی رقم یا اس کا ایک حصہ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
- آپ کی مرضی ہے کہ آپ ۶ فیصد سالانہ منافع اور بونس لیں یا منافع کے بدلے میں بھی بونس ہی لیں۔ دونوں صورتوں میں ہر سو روپے کے لئے بونس اور منافع کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

پانچ سال سے پہلے ----	۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال بعد ----	۶۰ روپے بونس یا ۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد ----	۷۸ روپے بونس یا ۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد ----	۱۰۰ روپے بونس یا ۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

قریبی ڈاک خانے یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لایئے!

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL 653-G

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۰ کتب کا

مکمل سیٹ

۲۳ جلدوں میں
ہدیہ = /۲۶۰ روپے
علاوہ محصولڈاک

نوٹ: جلد پنجم تا نہم اس وقت سٹاک میں ختم ہیں جو دوبارہ چھپ رہی ہیں طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

اعلان

لاہور میں ایک میڈیکل سٹور کے لئے
ایک مخلص احمدی ایم ایس سی (فارمیسی) کی ضرورت ہے
ملازمت کے خواہش مند اپنی درخواست خاکسار کے نام ارسال فرمائیں
مرزا طاہر احمد ربوہ

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت اور ویزا اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ خط کے ذریعہ سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے

ملک عبدالحفیظ
مینیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

ہوالشافی

حیوانات کا مہلک اپھارہ
اکسیر
کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
غیر مفید ہونے پر قیمت واپسی کی رعایت
فی پیکٹ ایک روپیہ
درجن یا زائد پر ۱۵٪ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵) بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت۔
کیور ہومیو میڈیکل ہال رجسٹرڈ ۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو ایجنسی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶

یک روزہ تھپیاں نوے فی صد جنس کی ۔۔۔ روپے سینکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغے ۵۰ روپے سینکڑہ

ملنے کا پتہ: **خلیل پولٹری فارم ربوہ**